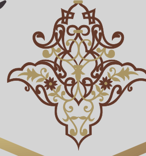
وہ عمر جس کے اعداء پہ شیدا سقر   اس خدادوست حضرت پہ لاکھوں سلام

امیر المومنین

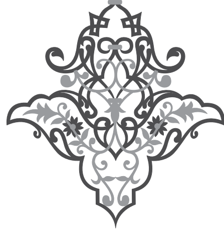
تذکرۂ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ



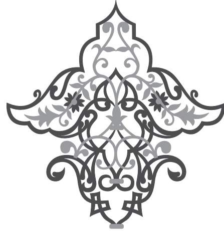
مؤلف

سید فرحان فضیلت شاہ کاظمی مشہدی

اس خدادوست حضرت پہ لاکھوں سلام
وہ عمر جس کے اعداء پہ شیدا سقر

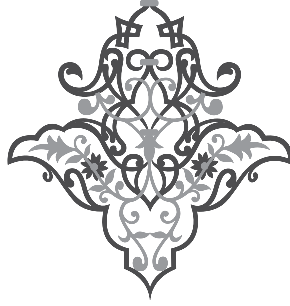


تذکرہ امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ



مؤلف

سید فرحان فضیلت شاہ کاظمی مشہدی



نام کتاب: **تذکرۂ فاروقِ اعظم** رضی اللہ عنہ

مؤلف: سید فرحان فضیلت شاہ کاظمی مشہدی

صفحات: ۳۲

اشاعت: ذوالحجۃ الحرام ۱۴۴۳ ہجری بمطابق جولائی ۲۰۲۲ء

ناشر: **اَلدِّیْنُ نَصِیْحَۃٌ** فاؤنڈیشن ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ 034)



مکتبہ برکات المدینہ، متّصل جامع مسجد بہارِ شریعت بہادر آباد، کراچی

کاظمی ہاؤس (حیدری محلہ) مگرہ جوسچہ بالاکوٹ (رابطہ: 03459626567)

انتساب

میرے جدِّ امجد

سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کے شہزادے

سید اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر میرے دادا

سید دلاور شاہ رحمۃ اللہ علیہ تک

تمام اجداد کے نام

اللہ کریم سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں

میرے اس ہدیہ "تذکرۂ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ" کو قبول فرمائے

اور اس کا ثواب ان بزرگوں کو عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہجری سال کی ابتداء حرمت والے مہینے محرم الحرام سے ہوتی ہے جسے اللہ کا مہینہ بھی کہا جاتا ہے اس مہینے کی پہلی تاریخ کو خاص نسبت خلیفۂ دوم سیدنا عمر بن خطاب فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے ہے۔

اسی مناسبت سے فقیر نے "تذکرۂ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ" کے عنوان سے اس مختصر رسالے کو تالیف کیا ہے، ان شاءاللہ یہ رسالہ میرے آبائی گاؤں (حیدری محلہ) مگرہ جوسچہ بالاکوٹ میں واقع رہائش گاہ کاظمی ہاؤس میں منعقد ہونے والی ستائیسویں ماہانہ محفلِ نورِ قرآن (7اگست 2022ء بروز اتوار) کے موقع پر تقسیم کیا جائے گا۔

اللہ رب العزت اسے قبول فرمائے اور ہمیں سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا خصوصی فیضان عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

منقبتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ

عمر سے کرتے محبت ، عمر عمر کرتے
کبھی نہ کرتے عداوت عمر عمر کرتے

عدو عمر کے ہیں دشمن رسولِ اکرم کے
نبی کے اہلِ مودت عمر عمر کرتے

یہ کم شناس نہ سمجھیں گے شانِ فاروقی
ذرا جو ہوتی بصیرت عمر عمر کرتے

نبی کے بعد جو ہوتے نبی عمر ہوتے
جو جان لیتے حقیقت ، عمر عمر کرتے

حیا رہی نہیں فاروق تیرے اعداء میں
کہ پاس رکھتے جو غیرت عمر عمر کرتے

بروزِ حشر علی مسکرا کے دیکھیں گے
کھلے گی میری بھی قسمت عمر عمر کرتے

قمؔر یہ کام نہ کیوں تم سے ہو نہیں پایا
ہو چاہے بزم کہ خلوت عمر عمر کرتے

قمؔر آسی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

درودِ پاک کی فضیلت

ایک مرتبہ اللہ کے پیارے حبیب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضائے حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے لیکن اس دن کوئی بھی آپ کے ساتھ نہ تھا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو گھبرا کر اُٹھے اور پانی کا ایک مشکیزہ لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے روانہ ہو گئے۔ کیا دیکھتے ہیں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک چھپر کے نیچے بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہیں۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ کر ایک طرف کھڑے ہو گئے۔ جیسے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدے سے سر اٹھایا تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا:

اَحْسَنْتَ یَا عُمَرُ حِیْنَ وَجَدْتَّنِیْ سَاجِدًا فَتَنَحَّیْتَ عَنِّیْ اِنَّ جِبْرِیْلَ اَتَانِیْ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْكَ مِنْ اُمَّتِكَ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشَرًا وَّرَفَعَہٗ بِھَا عَشَرَ دَرَجَاتٍ

(ترجمہ) اے عمر! تم نے بہت اچھا کیا جو مجھے سجدے میں دیکھ کر پیچھے ہٹ کر ایک طرف کھڑے ہو گئے، بے شک ابھی جبریل امین میرے پاس آئے اور عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کا جو بھی امتی آپ پر ایک بار درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرمائے گا اور اس کے دس درجات بلند فرمائے گا۔[1]

---

[1] معجم الاوسط بقیۃ ذکر من اسمہ محمد ج ۵ ص ۲۸، حدیث: ۲۲۰۳

فاروق اعظم کا نام نامی اسم گرامی:

دورِ جاہلیت اور دورِ اسلام دونوں میں آپ رضی اللہ عنہ کا نام ''عمر'' ہی رہا۔ ''عمر'' کے معنی ہیں آباد رکھنے والا یا آباد کرنے والا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سبب چونکہ اسلام آباد ہونا تھا اس لیے اللہ عزوجل نے پہلے ہی آپ کو 'عمر' نام عطا فرمادیا اور اسلام آپ رضی اللہ عنہ کے سبب آباد ہوا لہذا آپ اسم با مُسَمّٰی ہیں۔ انسانی زندگی کی مدت کو بھی ''عمر'' کہتے ہیں یعنی ''جسم کی آبادی کا زمانہ''۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا عہدِ خلافت چونکہ اسلام کی آبادی کا زمانہ ہے اِس اعتبار سے بھی آپ رضی اللہ عنہ اسم با مُسَمّٰی ہوئے۔ [2]

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا نسب:

آپ رضی اللہ عنہ کا نسب کچھ یوں ہے: عمر بن خطاب بن نُفَیل بن عبدُ العزّٰی بن رِیاح بن عبد اللہ بن قِرط بن رَزاح بن عدی بن کعب بن لوی قرشی عدوی۔ کعب بن لوی پر جاکر نویں پشت میں آپ رضی اللہ عنہ کا نسب جانِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب سے جاملتا ہے۔ [3]

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی کنیت:

آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت 'ابو حفص' ہے اگرچہ آپ کی اولاد میں سے کسی کا نام 'حفص' نہیں ہے۔ [4]

حضرت سیدنا زید بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار مسجد نبوی میں

---

[2] مرأۃ المناجیح، ج۸، ص۳۶۰، ریاض النضرۃ، ج۱، ص ۲۷۲۔

[3] اسد الغابۃ، عمر بن خطاب، ج ۴، ص ۱۵۲

[4] المستدرک للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر مناقب ابی حذیفہ

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے ارشاد فرمایا:

قَدْ كُنْتَ شَدِيْدَ الشَّغَبِ عَلَيْنَا اَبَا حَفْصٍ فَدَعَوْتُ اللهَ

اَنْ يُّعِزَّ الدِّيْنَ بِكَ اَوْ بِاَبِيْ جَهْلٍ فَفَعَلَ اللهُ ذٰلِكَ بِكَ

یعنی اے ابو حفص! اسلام لانے سے قبل تم ہم پر بہت سخت تھے، پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ تمھارے ذریعے یا ابوجہل کے ذریعے دین کو عزت عطا فرمائے تو اللہ تعالیٰ نے تمھارے ذریعے دین کو عزت عطا فرمائی۔ [5]

سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے قبول اسلام کا بیان

حضرت عبد اللہ ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے سوال کیا۔ آپ کو فاروق کیوں کہا جاتا ہے؟

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کہنے لگے امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مجھ سے تین دن پہلے اسلام لائے تھے میں آپ کے اسلام لانے کے تین دن بعد کسی ارادے سے باہر نکلا۔ مجھے فلاں بن فلاں مخزومی مل گیا۔ میں نے کہا: "سنا ہے تم اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ کر دین محمدی کے پابند ہو گئے ہو؟" اس نے کہا: میں نے ایسا کیا ہے تو وہ شخص بھی ایسا ہی کر چکا ہے جس کا حق تم پر مجھ سے بھی زائد ہے۔ میں نے کہا: کون؟ اس نے جواب دیا تمھارا بہنوئی اور بہن۔ کہتے ہیں میں وہیں سے اُدھر کو ہولیا۔ دروازہ بند تھا اور کچھ دھیمی سی آواز آ رہی تھی۔ دروازہ کھلا۔ میں اندر گیا اور پوچھا کہ تم لوگ کیا پڑھ رہے تھے۔ وہ کہنے لگے تم نے کچھ سنا ہے چنانچہ میرے اور ان کے درمیان تکرار ہوتی رہی یہاں تک کہ میں نے اپنے بہنوئی کا سر پکڑ لیا اور اتنا مارا کہ

---

[5] معجم کبیر، زید بن ابی اوفی اسلمی، ج۵، ص۲۲۰

لہولہان کر دیا۔

میری بہن اٹھی اور میرے سر کو جھنجوڑتے ہوئے بولی ۔ اپنی ذلت خود کروانا چاہتے ہو؟ چنانچہ خون بہتا دیکھ کر مجھے بڑی شرم آئی اور میں بیٹھ گیا۔ میں نے کہا مجھے وہ کتاب دکھاؤ، بہن نے کہا اسے صرف پاک لوگ ہی ہاتھ لگا سکتے ہیں۔ اگر تمھاری نیت سچی ہے تو اٹھو غسل کرو! میں نے اٹھ کر غسل کیا اور آکر بیٹھ گیا۔

وہ میرے پاس چند اوراق لے آئے جن میں یہ تحریر تھی۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

طٰهٰ(۱) مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰٓى(۲) اِلَّا تَذۡكِرَةً لِّمَنۡ يَّخۡشٰى(۳)
تَنۡزِيۡلًا مِّمَّنۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ وَ السَّمٰوٰتِ الۡعُلٰى(۴) اَلرَّحۡمٰنُ عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰى(۵)
لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا وَمَا تَحۡتَ الثَّرٰى(۶)[6]

ترجمہ: اے محبوب ہم نے تم پر یہ قرآن اس لیے نہ اُتارا کہ تم مشقت میں پڑو (۲) ہاں اُس کو نصیحت جو ڈر رکھتا ہو (۳) اس کا اُتارا ہوا جس نے زمین اور اونچے آسمان بنائے (۴) وہ بڑی مہر (رحمت) والا اس نے عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے (۵) اس کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور جو کچھ ان کے بیچ میں اور جو کچھ اس گیلی مٹی کے نیچے ہے (۶) اس کے آگے بھی چند آیات تھیں۔

فَتَعَظَّمَتۡ فِيۡ صَدۡرِيۡ وَقُلۡتُ مِنۡ هٰذَا اَفَرَّتۡ قُرَيۡشٌ وَّشَرَحَ اللّٰهُ صَدۡرِيۡ لِلۡاِسۡلَامِ

اس کلام کی عظمت میرے دل میں سماگئی میں نے کہا کیا قریش اس سے بھاگتے

[6] سورۃ طٰہٰ، آیت ۱ تا 6

ہیں ؟ پھر اللہ نے میرا سینہ اسلام کیلئے کھول دیا۔ اور میں نے کہا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى : کوئی معبود نہیں مگر وہی اس کیلئے ہیں سب اچھے نام۔ اس کے بعد مجھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بڑھ کر کوئی ذات محبوب نہ رہی۔ میں نے بے اختیار کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہاں ہیں ؟ ہمشیرہ نے کہا: اللہ کے نام پر مضبوط وعدہ کرو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ناگوار گفتگو نہیں کرو گے۔ میں نے کہا: ہاں۔ کہنے لگی وہ صفا پہاڑی کے نزدیک دار ارقم بن ابی ارقم میں ہیں۔ چنانچہ میں وہاں پہنچا۔ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے صحابہ میں وہیں تھے میں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ سب لوگ اکٹھے ہو کر دروازے پر آ گئے۔ تو امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا کیا بات ہے ؟ وہ کہنے لگے عمر بن خطاب آ گیا۔ امیر حمزہ نے کہا دروازہ کھول دو! اگر اچھا ارادہ لے کر آیا ہے تو اس کی عزت کریں گے۔ ورنہ ہماری تلوار سے بچ کر نہ جا سکے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ گفتگو سن کر فرمایا: کیا بات ہے ؟ صحابہ نے عرض کی: عمر بن خطاب آیا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باہر آئے مجھے پکڑ کر جھنجھوڑا جس سے میں بے اختیار گھٹنوں کے بل زمین پر گر پڑا آپ نے ارشاد فرمایا: اے عمر تم باز نہیں آتے ؟ عمر فاروق کہتے ہیں میں نے پکار کر کہا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

دار ارقم میں موجود صحابہ نے نعرہ تکبیر بلند کیا جس کی گونج حرم کعبہ تک سنائی دی۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ! کیا ہم حق پر نہیں۔ زندہ رہیں یا مریں ؟ فرمایا ہاں زندگی اور موت دونوں حالتوں میں تم حق پر ہو۔ میں نے کہا پھر یہ چھپنا کیوں ؟ اس خدا کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا آپ ضرور باہر تشریف لے چلیں۔ چنانچہ ہم وہاں سے

نکل پڑے ہماری دو صفیں تھیں ایک میں امیر حمزہ تھے اور دوسری میں میں۔ ایک غبار اٹھا اور ہم مسجد میں جا پہنچے۔ جب قریش نے مجھے اور امیر حمزہ دونوں کو یوں دیکھا تو دل گرفتہ ہو کر رہ گئے۔ ایسی مشکل ان پر کبھی نہ آئی ہو گی۔ تب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا نام فاروق رکھا۔ کیونکہ حق و باطل میں فرق ہو گیا تھا۔[7]

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ هٰذَیْنِ الرَّجُلَیْنِ اِلَیْكَ، بِاَبِیْ جَهْلٍ، اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ» وَکَانَ اَحَبَّهُمَا اِلَیْهِ عُمَرُ.

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! تو ابو جہل یا عمر بن خطاب دونوں میں سے اپنے ایک پسندیدہ بندے کے ذریعے اسلام کو غلبہ اور عزت عطا فرما۔ راوی کہتے ہیں کہ ان دونوں میں اللہ کو محبوب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے (جن کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا قبول ہوئی اور آپ مشرف بہ اسلام ہوئے)۔[8]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِیْ جَهْلِ ابْنِ هِشَامٍ اَوْ بِعُمَرَ قَالَ فَاَصْبَحَ فَغَدَا عُمَرُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَسْلَمَ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! ابو جہل بن ہشام یا عمر بن خطاب دونوں میں سے کسی ایک کے ذریعے اسلام کو غلبہ و عزت عطا فرما، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اگلے دن علی الصبح حاضر ہوئے اور

---

[7] دلائل النبوة

[8] الجامع الترمذي، كتاب المناقب، باب في مناقب عمر رضي الله عنه

مشرف بہ اسلام ہو گئے۔[9]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے پر آسمان والوں کی خوشی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ لَقَدِ اسْتَبْشَرَ اَهْلُ السَّمَآءِ بِاِسْلَامِ عُمَرَ۔

عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے تو جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تحقیق اہل آسمان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر خوشی منائی ہے۔[10]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ازواج و اولاد

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک سے زائد نکاح فرمائے، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں صرف قضائے شہوت کی نیت سے اپنی ازواج کے پاس نہیں جاتا، بلکہ میری نیت اولاد کا حصول ہے، اگر یہ مقصد نہ ہوتا تو میری ایک ہی زوجہ ہوتی۔[11]

آپ رضی اللہ عنہ جلدی نکاح کو پسند فرماتے اور اس کی ترغیب دلاتے تھے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے جب تمھاری اولاد بالغ ہو جائے تو ان کا جلدی نکاح کر دو اور ان کے گناہوں کا بوجھ اپنے کندھوں پر مت اُٹھاؤ۔[12]

آپ رضی اللہ عنہ کی کل آٹھ (۸) ازواج اور دو (۲) باندیاں ہوئیں اور ان سے ہونے

---

9 الجامع الترمذي، كتاب المناقب، باب في مناقب عمر رضي الله عنه

10 سنن ابن ماجة، في المقدمة، باب فضل عمر رضي الله عنه

11 انساب الاشراف، عمر بن خطاب رضي الله عنه

12 مناقبِ امیر المومنین عمر بن خطاب رضي الله عنه، باب الستون

والی اولاد کی تعداد چودہ (۱۴) ہے جن میں سے دس (۱۰) بیٹے اور چار (۴) بیٹیاں ہیں۔

سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی ازواج:

- سیدتنا زینب بنت مظعون رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی لاڈلی شہزادی اور تمام مسلمانوں کی ماں سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد الرحمٰن اکبر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

- سیدتنا جمیلہ بنت ثابت بن اقلح رضی اللہ عنہا

زمانہ جاہلیت میں آپ کا نام "عاصیہ" تھا جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبدیل فرما کر جمیلہ رکھ دیا۔ آپ کو اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ ان سے صرف ایک بیٹے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

- ام کلثوم بنت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا سیدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کی لاڈلی شہزادی ہیں۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کو نکاح کا پیغام بھیجا اور فرمایا: زَوِّجْنِیْ یَا اَبَا الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ کُلُّ نَسَبٍ وَّصِھْرٍ مُّنْقَطِعٌ یَّوْمَ الْقِیَامَۃِ اِلَّا نَسَبِیْ وَصِھْرِیْ یعنی اے علی رضی اللہ عنہ! آپ اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر دیجئے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ کل بروز قیامت ہر نسب اور رشتہ منقطع ہو جائے گا سوائے میرے نسب اور رشتے کے۔[13] (لہذا آپ مجھے اپنا رشتہ دار بنا لیجیے) تو مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ

---

13 تاریخ ابن عساکر

سے فرمادیا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے انکے حق مہر میں چالیس ہزار درہم ادا کیے۔ ان سے ایک بیٹے زید اکبر رضی اللہ عنہ اور ایک بیٹی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔

- مُلیکہ بنت جرول بن خزاعیہ

آپ رضی اللہ عنہ کی یہ زوجہ مشرکہ تھی، اسی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ نے اسے طلاق دے دی۔ اس سے آپ رضی اللہ عنہ کے دو بیٹے عبید اللہ بن عمر اور زید اصغر رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے۔

- قریبہ بنت ابوامیہ

یہ بھی مشرکہ تھی لہذا آپ رضی اللہ عنہ نے اسے طلاق دے دی۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے طلاق دینے کے بعد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا تھا اس وقت آپ رضی اللہ عنہ ایمان نہیں لائے تھے۔ بعد میں صلح حدیبیہ کے موقع پر یہی قریبہ بنت ابوامیہ اسلام لے آئی تھیں۔

- ام حکیم بنت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہا فتح مکہ کے موقع پر اسلام لے آئی تھیں، آپ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی بھانجی ہیں۔ ان سے ایک بیٹی فاطمہ بنت عمر رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔

- عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہا

بعض روایات میں آپ کا نام عائشہ بھی آیا ہے۔ پہلے آپ عبد اللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، ان کی شہادت کے بعد سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔ ان سے ایک بیٹے حضرت عیاض بن عمر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

- سعیدہ بنت رافع بن عبید اللہ رضی اللہ عنہا

ان سے ایک بیٹے عبد اللہ اصغر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی دو باندیاں:

- حضرت فکیہہ رضی اللہ عنہا

ان سے ایک بیٹے عبد الرحمٰن اصغر اور ایک بیٹی زینب بنت عمر رضی اللہ عنہا پیدا ہوئے۔

- حضرت لہیعہ رضی اللہ عنہا

یہ آپ رضی اللہ عنہ کی بیٹی ام المومنین حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کی خدمت پر مامور تھیں۔ ان سے ایک بیٹے عبد الرحمٰن بن عمر اوسط رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

وضاحت: واضح رہے کہ اسلام میں بیک وقت فقط چار نکاح ہی ہو سکتے ہیں۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں آپ رضی اللہ عنہ کا مقام

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ﹰالْخُدْرِیّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا لَهٗ وَزِیْرَانِ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ وَوَزِیْرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ وَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ رَضِیَ اللہُ عَنْهُمَا"

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جانِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کیلئے دو وزیر اہل آسمان سے اور دو وزیر اہل زمین سے ہوتے ہیں۔ پس اہل آسمان میں سے میرے دو وزیر جبرائیل و میکائیل ہیں اور اہل زمین میں سے میرے دو وزیر ابو بکر و عمر ہیں۔[14]

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّیْنَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّیْنَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّیْنَ.

---

[14] الجامع الترمذي، کتاب المناقب، باب مناقب ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضور جانِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصال فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک تریسٹھ (۶۳) برس تھی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وصال فرمایا تو ان کی عمر مبارک بھی تریسٹھ (۶۳) برس تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وصال فرمایا تو ان کی عمر مبارک بھی تریسٹھ (۶۳) برس تھی۔[15]

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: رَاٰى عَلٰى عُمَرَ قَمِيْصًا اَبْيَضَ فَقَالَ: ثَوْبُكَ هٰذَا غَسِيْلٌ اَمْ جَدِيْدٌ؟ قَالَ: لَا، بَلْ غَسِيْلٌ. قَالَ: اِلْبَسْ جَدِيْدًا، وَعِشْ حَمِيْدًا، وَمُتْ شَهِيْدًا.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سفید قمیص زیب تن کئے ہوئے دیکھا تو دریافت فرمایا: (اے عمر) تمھارا یہ قمیص نیا ہے یا پرانا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ پرانا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کرے تم ہمیشہ نیا لباس پہنو اور پر سکون زندگی بسر کرو اور تمہیں شہادت کی موت نصیب ہو۔[16]

عَن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا مِنْ نَّفْسِي. فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم «لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ.» فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ: فَاِنَّهُ الْاٰنَ وَاللّٰهِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَّفْسِي. فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم الْاٰنَ «يَا عُمَرُ».

---

[15] صحیح مسلم، کتاب الفضائل باب کم سن النبي صلی اللہ علیہ وسلم یوم قبض

[16] سنن ابن ماجه، کتاب اللباس، باب ما یقول الرجل إذا لبس ثوبا جدیدا

عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !آپ مجھے ہر چیز سے بڑھ کر محبوب ہیں سوائے میری جان کے۔ اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتے جب تک میں تمھاری جان سے بڑھ کر محبوب نہیں ہو جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !اب آپ مجھے میری جان سے بھی بڑھ کر محبوب ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! اب تمھارا ایمان کامل ہو گیا۔[17]

عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِي الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ مُّحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَّكُنْ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْهُمْ اَحَدٌ، فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ. وَقَالَ ابْنُ وَهَبٍ: تَفْسِيْرُ مُحَدَّثُوْنَ مُلْهَمُوْنَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ تم سے پہلی امتوں میں محدَّث ہوتے تھے۔ اگر میری امت میں ان میں سے کوئی محدَّث ہے تو وہ عمر بن خطاب ہے۔ ابن وہب نے کہا محدَّث اس شخص کو کہتے ہیں جس پر الہام کیا جاتا ہو۔[18]

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ.

---

[17] مسند امام احمد بن حنبل

[18] صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة باب من فضائل عمر رضی اللہ عنہ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔[19]

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آپ رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت دینا

عَنْ اَبِیْ مُوسَی الْاَشْعَرِیِّ، قَالَ: بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِیْ حَائِطٍ مِّنْ حَائِطِ الْمَدِیْنَةِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ یَرْكُزُ بِعُوْدٍ مَّعَهُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ، اِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ، فَقَالَ: «اِفْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» قَالَ: فَاِذَا اَبُوْ بَكْرٍ، فَفَتَحْتُ لَهٗ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ، قَالَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ اٰخَرُ، فَقَالَ: «اِفْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» قَالَ: فَذَهَبْتُ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ، فَفَتَحْتُ لَهٗ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ اٰخَرُ، قَالَ فَجَلَسَ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ: «اِفْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰی بَلْوٰی تَكُوْنُ» قَالَ: فَذَهَبْتُ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، قَالَ: فَفَتَحْتُ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ، قَالَ وَقُلْتُ الَّذِیْ قَالَ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ صَبْرًا، اَوِ اللهُ الْمُسْتَعَانُ

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ کے ایک باغ میں تکیہ لگا کر بیٹھے ہوئے تھے اور ایک لکڑی سے زمین کھرچ رہے تھے، ایک شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: آنے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، میں نے دروازہ کھول کر ان کو جنت کی بشارت دے دی۔ پھر ایک شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو، ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ میں گیا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے دروازہ کھول کر ان کو جنت

[19] الصحیح الترمذي، کتاب المناقب، باب فی مناقب عمر رضی اللہ عنہ

کی بشارت دے دی، پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمایا: درواز کھول دو اور آنے والے کو مصیبتوں کی بناء پر جنت کی بشارت دے دو، میں نے جا کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے، میں نے دروازہ کھولا اور ان کو جنت کی بشارت دی اور جو کچھ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا وہ کہہ دیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دعا کی: اے اللہ! صبر عطا فرما، یا کہا: اے اللہ تو ہی مستعان ہے۔[20]

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَهُ فِيْ نَفَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَّالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ فَعَدَّ هٰؤُلَآءِ التِّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ نَنْشُدُكَ اللهَ يَا اَبَا الْاَعْوَرِ مَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ نَشَدْتُّمُوْنِيْ بِاللهِ اَبُو الْاَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ

حضرت عبد الرحمٰن بن حمید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس میں انہیں یہ حدیث بیان کی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دس آدمی جنتی ہیں، ابو بکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان، علی، زبیر، طلحہ، عبد الرحمٰن، ابو عبیدہ اور سعد بن ابی وقاص (جنتی ہیں)۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید نو آدمیوں کا نام گن کر دسویں پر خاموش ہو گئے۔ لوگوں نے کہا: اے ابو الاعور! ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتے ہیں بتائیں کہ دسواں کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: تم نے مجھے خدا کی قسم دی ہے۔ ابو الاعور (سعید بن زید) جنتی ہے۔[21]

---

[20] الصحيح البخاري، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

[21] الجامع الترمذي، كتاب المناقب، باب: مناقب عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَوَّلُ مَنْ يُّصَافِحُهُ الْحَقُّ عُمَرُ ، وَاَوَّلُ مَنْ يُّسَلِّمُ عَلَيْهِ ، وَاَوَّلُ مَنْ يَّاْخُذُ بِيَدِهٖ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حق تعالیٰ سب سے پہلے جس شخص سے مصافحہ فرمائے گا وہ عمر ہے اور سب سے پہلے جس شخص پر سلام بھیجے گا اور سب سے پہلے جس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل فرمائے گا وہ عمر ہے۔[22]

جنت میں آپ رضی اللہ عنہ کے محل کا بیان

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذْ قَالَ: بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ، فَاِذَا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّاُ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ ، فَقُلْتُ : لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِعُمَرَ ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهٗ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا ، فَبَكٰى عُمَرُ وَ قَالَ: اَعَلَيْكَ اَغَارُ يَا رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خود کو جنت میں پایا وہاں میں نے ایک محل کے کونے میں ایک عورت کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ جواب ملا عمر کا۔ پس مجھے ان کی غیرت یاد آگئی۔ اس لئے میں الٹے پاؤں لوٹ آیا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض گزار ہوئے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں آپ پر بھی غیرت کرسکتا ہوں۔[23]

عَنْ قَبِيْصَةِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: مَا رَاَيْتُ رَجُلًا اَعْلَمَ بِاللهِ وَلَا اَقْرَاَ لِكِتَابِ

---

[22] السنن ابن ماجة ، المقدمه، باب فضل عمر رضی اللہ عنہ

[23] الصحيح البخاري ، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

اللّٰهِ وَلَا اَفْقَهَ فِي دِينِ اللّٰهِ مِنْ عُمَرَ

حضرت قبیصہ بن جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی عالم باللہ نہیں دیکھا اور نہ ہی ان سے بڑھ کر کوئی کتاب اللہ کا قاری دیکھا ہے اور نہ ہی ان سے بڑھ کر کوئی اللہ کے دین کا فقیہ دیکھا ہے۔[24]

حضرت عصمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ کے اعرابیوں میں سے ایک اعرابی اونٹ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے وہ اونٹ خرید لیا پس اسکے بعد وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملا تو انہوں نے اس سے دریافت کیا کہ تو کس لئے آیا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ میں ایک اونٹ لے کر آیا تھا جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے خرید لیا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے دریافت فرمایا: کیا تو نے نقد رقم کے بدلے میں اس کو فروخت کیا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ بلکہ میں نے اسے اُدھار رقم پر فروخت کیا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اُس سے کہا: واپس جاؤ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کرو کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر آپ کو کچھ ہو جائے تو میرا مال مجھے کون دے گا؟ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو جواب ارشاد فرمائیں وہ واپس آکر مجھے بتانا۔ وہ شخص واپس گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ ہو جائے تو میری رقم مجھے کون دے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر، وہ شخص واپس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جواب بتایا، آپ رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا کہ واپس جاؤ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرو کہ اگر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کچھ ہو جائے تو پھر کون مجھے میرا مال دے گا؟ پس

---

[24] المصنف ابن أبي شيبة

اُس شخص نے واپس جا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عمر، وہ شخص واپس آیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جواب بتایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ واپس جاؤ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پھر پوچھو کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فوت ہو جائیں تو پھر کون مجھے میرا مال دے گا؟ اس نے جا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تجھے کیا ہو گیا ہے جب عمر فوت ہو جائے تو پھر تم بھی مرنے کی استطاعت رکھتے ہو تو مر جانا۔[25]

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، اَنَّهٗ لَقِیَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَاَخَذَ بِیَدِهٖ فَغَمَزَهَا، وَکَانَ عُمَرُ رَجُلًا شَدِیْدًا فَقَالَ: اَرْسِلْ یَدِیْ یَا قُفْلَ الْفِتْنَةِ فَقَالَ عُمَرُ: وَمَا قُفْلُ الْفِتْنَةِ؟ قَالَ: جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ یَوْمٍ وَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَالِسٌ، وَقَدِ اجْتَمَعَ عَلَیْهِ النَّاسُ، فَجَلَسْتُ فِیْ اٰخِرِهِمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا تُصِیْبُکُمْ فِتْنَةٌ مَّا دَامَ هٰذَا فِیْکُمْ.

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ملے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کا ہاتھ پکڑ کر ہلایا۔ حضرت عمر، بہت مضبوط آدمی تھے تو حضرت ابوذر نے کہا: اے قُفْلُ الْفِتْنَةِ (فتنوں کو روکنے والے دروازے کا تالا) میرا ہاتھ چھوڑیے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا قُفْلُ الْفِتْنَةِ کیا ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا ایک دن میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اردگرد جمع تھے۔ پس میں ان کے پیچھے بیٹھ گیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں اس وقت تک فتنہ نہیں پہنچ سکتا جب تک یہ (عمر) تم

[25] المعجم الکبیر للطبراني

میں موجود ہے۔[26]

آپ رضی اللہ عنہ کی جامع صفات کا بیان

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَعِدَ النَّبِیُّ ﷺ اُحُدًا وَّمَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ، فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ، قَالَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدَانِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ یہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز جانِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احد پہاڑ پر تشریف لے گئے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ اُن کی موجودگی کی وجہ سے پہاڑ وجد میں آگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر اپنا قدم مبارک مارا اور فرمایا: اے اُحُد ٹھہر جا! تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔[27]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے جس کیلئے زمین کو کھولا جائے گا وہ میں ہوں پھر ابوبکر کیلئے اور پھر عمر کے لئے پھر اہل بقیع کی باری آئے گی اور اُن کو میرے ساتھ اکٹھا کیا جائے گا پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ حرمین شریفین کے درمیان لوگوں کے ساتھ جمع کیا جاؤں گا۔[28]

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمار رضی اللہ عنہ! ابھی میرے پاس جبریل امین علیہ السلام آئے تھے اور میں نے اُن سے پوچھا،

---

[26] المعجم الاوسط للطبراني

[27] الصحيح البخاري، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

[28] الصحيح الترمذي، كتاب المناقب، باب في مناقب عمر رضی اللہ عنہ

اے جبریل مجھے آسمان والوں میں عمر کے فضائل کے بارے میں بتاؤ۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! اگر میں آپ کو اتنی مدت تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کرتا رہوں جتنی مدت حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں رہے یعنی نو سو پچاس برس، تب بھی عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل ختم نہیں ہوں گے اور بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔[29]

حضرت سالم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل نجران حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے امیر المومنین ! آپ کا نامۂ اعمال آپ کے ہاتھ میں ہے اور آپ کی شفاعت آپ کی زبان میں ہے ہمیں عمر نے ہماری زمین سے نکال دیا ہے آپ ہمیں ہماری زمین کی طرف لوٹا دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: تمھارا برا ہو بے شک عمر بالکل درست کام انجام دینے والے تھے اور میں اُن کا کیا ہوا فیصلہ تبدیل نہیں کروں گا۔[30]

حضرت ابوسفر بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ایک چادر دیکھی گئی جو آپ رضی اللہ عنہ اکثر پہنتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ کثرت سے یہ چادر (کیوں) پہنتے ہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک یہ مجھے میرے نہایت پیارے اور خاص دوست عمر نے پہنائی تھی۔ بے شک عمر رضی اللہ عنہ اللہ کے لئے خالص ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کیلئے خالص بھلائی چاہی پھر آپ رضی اللہ عنہ رونے لگ گئے۔[31]

سیار ابوحکم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طبیعت

---

[29] المعجم الاوسط للطبراني

[30] المصنف ابن أبي شيبة

[31] المصنف ابن أبي شيبة

بوجھل ہوگئی یعنی قریب الوفات ہوگئے تو آپ نے کھڑکی میں سے لوگوں کی طرف جھانک کر کہا: اے لوگو! بے شک میں نے تم سے ایک عہد کیا ہے۔ کیا تم اُس پر راضی ہو؟ لوگ کھڑے ہوکر کہنے لگے ہاں ہم راضی ہیں۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکر فرمانے لگے ہم اُس وقت تک راضی نہ ہوں گے جب تک عنانِ حکومت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہ سنبھال لیں پس ایسا ہی ہوا آپ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنبھالی۔ [32]

شانِ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ بزبانِ مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا جسد مبارک چارپائی پر رکھا ہوا تھا اور آپ کو کفن دے دیا گیا تھا، تمام لوگ آپ کے اردگرد کھڑے ہوکر دعا مانگ رہے تھے، آپ کے اوصاف بیان کر رہے تھے اور آپ کیلئے رحمت کی دعا کر رہے تھے کہ اچانک پیچھے سے کسی نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا، میں نے مڑکر دیکھ تو مولا علی شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تھے، انہوں نے بھی سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کیلئے رحمت کی دعا کی اور آپ کی طرف دیکھ کر فرمانے لگے: اے امیر المؤمنین! آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا نہ چھوڑا جو مجھے آپ سے زیادہ محبوب ہو کہ میں اس کے نامۂ اعمال کے ساتھ اللہ سے ملوں، اور خدا کی قسم! مجھے یقین ہے کہ اللہ آپ کو آپ کے دونوں دوستوں یعنی جانِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی رفاقت نصیب فرمائے گا۔ کیونکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اکثر فرماتے سنا کرتا تھا کہ میں، ابوبکر اور عمر آئے، میں، ابوبکر اور عمر داخل ہوئے، میں، ابوبکر

[32] المصنف ابن أبي شيبة

اور عمر باہر نکلے۔[33]

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی حسنین کریمین سے عقیدت و محبت

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب خلافتِ فاروقی میں اللہ تعالیٰ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاتھ پر مدائن فتح کیا اور مالِ غنیمت مدینہ منورہ میں آیا تو امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی میں چٹائیاں بچھوائیں اور سارا مالِ غنیمت ان پر ڈھیر کروا دیا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم مال لینے جمع ہو گئے۔ سب سے پہلے امام حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَعْطِنِيْ حَقِّيْ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ یعنی اے امیر المومنین! اللہ نے جو مسلمانوں کو مال عطا فرمایا ہے اس میں سے میرا حصہ مجھے عطا فرما دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بِالرَّحْبِ وَالْكَرَامَةِ یعنی آپ کے لیے بڑی پذیرائی اور کرامت (عزت) ہے۔ ساتھ ہی آپ رضی اللہ عنہ نے ایک ہزار درہم انہیں دے دیے۔ انہوں نے اپنا حصہ لیا اور چلے گئے۔ ان کے بعد امام حسین رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اپنا حصہ مانگا۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بِالرَّحْبِ وَالْكَرَامَةِ یعنی آپ کے لیے بڑی پذیرائی اور کرامت (عزت) ہے۔ ساتھ ہی آپ رضی اللہ عنہ نے ایک ہزار درہم انہیں بھی دے دیے۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اُٹھے اور اپنا حصہ مانگا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بِالرَّحْبِ وَالْكَرَامَةِ یعنی آپ کے لیے بھی بڑی پذیرائی اور کرامت (عزت) ہے اور ساتھ ہی انہیں پانچ سو درہم عطا فرمائے۔ انہوں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! میں نے اس وقت بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تلوار اٹھا کر جہاد کیا ہے جب امام حسن

---

33 صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر رضی اللہ عنہ

وحسین رضی اللہ عنہما کم عمر تھے۔اس کے باوجود آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک ایک ہزار درہم اور مجھے پانچ سو عطا کیے؟ آپ رضی اللہ عنہ کا یہ سننا تھا کہ اہل بیت کی محبت کا سمندر موجیں مارنے لگا اور عشق و محبت سے سرشار ہوکر ارشاد فرمایا:

اِذْهَبْ فَأْتِنِیْ بِأَبٍ کَاَبِیْهِمَا وَاُمٍّ کَاُمِّهِمَا وَجَدٍّ کَجَدِّهِمَا وَجَدَّةٍ کَجَدَّتِهِمَا وَعَمٍّ کَعَمِّهِمَا وَخَالٍ کَخَالِهِمَا فَاِنَّكَ لَا تَأْتِیْنِیْ بِهٖ

ہاں بالکل! (اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں بھی ان کے برابر حصہ دوں تو جاؤ پہلے تم حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے باپ جیسے باپ لاؤ، ان کی والدہ جیسی والدہ، ان کے نانا جیسے نانا، ان کی نانی جیسی نانی ان کے چچا جیسے چچا، ان کے ماموں جیسے ماموں اور ان کی خالاؤں جیسی خالائیں لاؤ اور تم کبھی بھی نہیں لا سکتے۔کیونکہ:

اَبُوْهُمَا فَعَلِیُّ الْمُرْتَضٰی ان کے والد علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ ہیں۔

اُمُّهُمَا فَفَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ ان کی والدہ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ہیں۔

جَدُّهُمَا مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفٰی ان کے نانا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

جَدَّتُهُمَا خَدِیْجَةُ الْکُبْرٰی ان کی نانی سیدہ خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا ہیں۔

عَمُّهُمَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ ان کے چچا حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

خَالُهُمَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ان کے ماموں حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

خَالَتَاهُمَا رُقَیَّةُ وَاُمُّ کُلْثُوْمٍ اِبْنَتَا رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم

اوران کی خالائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیاں سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہما ہیں۔[34]

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہزادۂ علی رضی اللہ عنہ امام حسن رضی اللہ عنہ کے ساتھ والہانہ محبت:

ایک بار امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ نے کاشانہ فاروقی پر آنے کی اجازت طلب کی، ابھی اجازت نہ آئی تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دروازے پر حاضر ہوکر داخل ہونے کی اجازت مانگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت نہ دی۔ یہ دیکھ کر امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ بھی واپس آگئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں بلا بھیجا۔ انھوں نے آکر کہا: یا امیر المومنین! میں نے یہ خیال کیا کہ جب آپ نے اپنے بیٹے کو اندر آنے کی اجازت نہیں دی تو مجھے کیوں دیں گے؟ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شہزادہ اہل بیت سے والہانہ محبت کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اَنْتَ اَحَقُّ بِالْاِذْنِ مِنْہُ وَھَلْ اَنْبَتَ الشِّعْرَ فِی الرَّاْسِ بَعْدَ اللہِ اِلَّا اَنْتُمْ یعنی آپ میرے بیٹے سے زیادہ اجازت کے مستحق ہیں اور ہمارے سروں پر یہ بال اللہ کی ذات کے بعد آپ لوگوں نے ہی تو اُگائے ہیں۔[35]

اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ میں یہی حدیثِ مبارکہ نقل کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں: شہزادوں سے امیر المومنین کے اس فرمانے کا مطلب بھی وہی ہے جو لفظ اول میں تھا کہ یہ بال تمھارے مہربان باپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی نے اگائے جس طرح اراکین سلطنت اپنے آقازادوں سے کہتے ہیں کہ جو نعمت ہے تمھاری ہی دی ہوئی ہے یعنی تمھارے ہی گھر سے ملی ہے۔[36]

[34] ریاض النضرۃ، ج۱، ص۳۴۰

[35] الصواعق المحرقۃ

[36] فتاوی رضویہ، ج۳۰، ص۴۶۷

وظائف کی تقرری میں سادات سے ابتداء:

سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وظائف مقرر کرنے کیلیئے مردم شماری کروائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب سے مشورہ لیا کہ سب سے پہلے کس کا وظیفہ مقرر کیا جائے؟ آغاز کس سے کیا جائے؟ سب کہنے لگے: "اے امیر المومنین! سب سے پہلے آپ اپنا وظیفہ مقرر کریں۔ مگر آپ رضی اللہ عنہ نے سادات سے آغاز کیا اور حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کے لیے پانچ پانچ سو درہم ماہانہ وظیفہ مقرر کیا۔[37]

خلافتِ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ڈول میں نے کنویں میں ڈالا اور اس سے پانی کھینچنے لگا اور اس وقت تک پانی کے ڈول کھینچتا رہا جب تک اللہ نے چاہا۔ اس کے بعد سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پانی کھینچنے لگے۔ ابھی آپ نے ایک دو ڈول کھینچے تھے کہ تھک گئے۔ اسکے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور ڈول کھینچنے لگے۔ میں نے آپ سے زیادہ طاقت ور کوئی نہیں دیکھا تھا۔ آپ نے تمام حوض کو پانی سے بھر دیا اور خلقِ خدا کو سیراب کر دیا۔[38]

یہ عہدِ خلافتِ عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ تھا۔ آپ نے فارس کے ہزاروں شہر اور قصبے فتح کیے اور بے پناہ لوگ دامنِ اسلام میں آئے۔

---

[37] الاوائل للعسکری، ج ۱، ص ۴۶

[38] صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر رضی اللہ عنہ

بروز منگل 27 / جمادی الاُخریٰ 13 ہجری کو آپ مسندِ خلافت پر بیٹھے ۔ آپ کی مدتِ خلافت دس سال آٹھ ماہ تھی ۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دس سالوں میں 22 لاکھ مربع میل کا علاقہ فتح کیا۔ آپ کی اُن فتوحات میں اس وقت کی دو سپر پاور طاقتیں روم اور ایران بھی شامل ہیں۔ آج سیٹلائٹس میزائلز اور آبدوزوں کے دور میں دنیا کے کسی حکمراں کے پاس اتنی بڑی سلطنت نہیں ہے ۔ آپ رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت قیامت تک آنے والے حکمرانوں کیلئے مشعلِ راہ ہے۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت

امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ دعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ صلی اللہ علیہ وسلم اے اللہ مجھے شہادت کی موت نصیب فرما اور میری موت اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر میں مقدر فرما۔[39] اللہ تعالیٰ نے مدینے میں ہی شہادت عطا کر کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں جگہ بھی عطا فرمادی۔ آپ اُن تین زخموں سے واصلِ بحق ہوئے جو ایک بدنہاد مجوسی ابولؤلؤ فیروز نے دھوکے سے لگائے تھے۔

علامہ ابنِ کثیر لکھتے ہیں: جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بدھ 26 ذوالحجہ کو محراب میں صبح کی نماز پڑھا رہے تھے تو ابولؤلؤ فیروز نے (زہر آلود) دو دھاری خنجر سے آپ پر حملہ کیا، اس نے تین وار کیے اور ایک روایت کے مطابق چھ وار کیے، اُن میں سے ایک وار آپ کے زیرِ ناف لگا تو آپ گر پڑے، اس دوران آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو نماز میں اپنا نائب بنایا، پھر وہ پلٹ کر نکلا، راستے میں جو آیا، اُن پر وار کرتا گیا حتیٰ کہ اُس نے

---

[39] مؤطا امام مالك

تیرہ اشخاص پر ضرب لگائی، اُن میں سے چھ شہید ہوگئے، فیروز اصلاً ایرانی تھا، پھر عبداللہ بن عوف نے اس پر کمبل ڈالا تو اُس ملعون نے خودکشی کرلی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اُٹھا کر اُن کے گھر لے جایا گیا، اُن کے زخم سے خون بہہ رہا تھا، یہ طلوع آفتاب سے پہلے کا واقعہ ہے۔ اُنھوں نے پوچھا: انہیں کس نے قتل کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابولؤلؤ نے، تو انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ میری موت کسی مسلمان کے ہاتھ سے نہیں ہوئی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا جانشین منتخب کرنے کیلئے ایسے چھ اصحاب پر مشتمل کمیٹی بنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی وفات تک اُن سے راضی تھے اور وہ تھے: حضراتِ عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم۔[40]

آپ رضی اللہ عنہ کی تاریخِ شہادت کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بدھ کے دن 26 ذی الحجہ 23 ہجری کو شہید ہوئے اور ہفتہ کے دن محرم کی چاند رات کو دفن کئے گئے[41] اور انکی وفات کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بیعت 29/ ذی الحجہ سن 23 ہجری کو ہوئی اور یکم/محرم الحرام 24ھ کی کو آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اسی طرح 28، 29 اور یکم محرم کی روایات بھی ملتی ہیں۔ (شریف التواریخ۔ خزینۃ الاصفیاء۔ الفاروق۔ ابن کثیر۔ طبقات ابن سعد)

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں سیرتِ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے اکتسابِ فیض کرتے ہوئے اپنے اقوال، اعمال اور احوال سنوارنے کی توفیق عطا فرمائے اور محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خیرات سے ہمارے قلوب واذہان وارواح کو منوّر فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

---

40 البدایہ والنہایہ، ج:7، ص:138

41 تاریخ الخلفاء، صفحہ 310

القاباتِ مبارکہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا ہے ۔

لَوْ کَانَ نَبِیٌّ بَعْدِیْ لَکَانَ عُمَرُ

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سِرَاجُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ

عمر بن الخطاب اہلِ جنت کا چراغ ہیں

حضور ﷺ نے دعاؤں میں جسے مانگا وہ ذات عمر کی ہے — رب نے جس کی رائے کو آیت قرآں بنایا وہ ذات عمر کی ہے

سب سے نرالی شان دورِ نبی میں پائی حضرت عمر نے ریحان — سب صحابہ مرید نبی ہیں نبی کی جو مراد وہ ذات عمر کی ہے

فیض یافتہ محبوب رب العلمین ﷺ — پروانہ محبوب رب العلمین ﷺ — رازدارِ رحمۃ للعالمین — سسر سید المرسلین

سالار اسلام والمسلمین — خادم نبی الحرمین ﷺ — پاسبان دین مبین — مخزن روح و ایمان

قمر قبیلہ عدی — عالی مقام روسائے عرب — جرنیل اسلام — شمشیر اسلام

فخر ایمان — عظیم خادم شوکت اسلام — عظیم شہسوار شان اسلام — عظیم مدبر عروج اسلام

پیکر اوصاف رسول — کاتب کلام اللہ — داماد حیدر کرار — خطیب الصحابہ

امام الصحابہ — فخر الصحابہ — وکیل الصحابہ — جرنیل افواج صحابہ

صاحب عشرہ مبشرہ — شمار اصحاب فضل و کمال — صاحب عقلائے عرب — صاحب فہیمین و فطین

صاحب تاجدار غناء — صاحب تذکرہ قرآن — شہید وقت سحر — شہید محراب

خلیفہ ابوبکر صدیق — امیر المومنین — خلیفہ ثانی — خلیفۃ المسلمین — جھلک دعائے مصطفیٰ — شمار چہل مسلم — لاریب لسان حق — ماہر علم الانساب — ماہر نیزہ باز — شہسوار میدان کارزار — حاکم 22 لاکھ مربع میل — فاتح روم و فارس — عدل و حریت کا مہر منیر — نجوم رشد و ہدایت — پیکر فراست و سیاست — آئینہ عدل و انصاف — مصدر حسن کمالات — بے مثل صاحب حسنات — راحت قلوب عاشقاں — عابد شب زندہ دار

وارث منبر و مصلائے مصطفیٰ — مزاج شناس مصطفیٰ — آئینہ جمال و کمال مصطفیٰ — زینت دربار مصطفیٰ — ناشر اقوال مصطفیٰ — عاشق دیدار مصطفیٰ — قائد اصحاب مصطفیٰ — نکہت گلزار مصطفیٰ — صورت قال مصطفیٰ — عکس خصال مصطفیٰ — ساکن مزار مصطفیٰ — ناصر دین مصطفیٰ — محافظ گلشن رسالت — جاں نثار شمع نبوت — مخزن فہم و فراست — مجسمہ طہارت و نفاست — بے کسوں کے مددگار — غریبوں کے غم گسار — جامع الکمالات — حامل جامع الصفات

حضرت سیدنا عمر فاروق بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صاحب ابو حفص — صاحب رائے موفق وحی کتاب

تاریخ ولادت: سنہ 583 — مکہ، تہامہ، شبہ جزیرہ عرب

وہ عمر جس کے اعداء پہ شیدا سقر — اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

فارق حق و باطل امام الہدیٰ — تیغ مسلول شدت پہ لاکھوں سلام

ترجمان نبی ، ہم زبان نبی — جان شان عدالت پہ لاکھوں سلام

یوم شہادت: یکم محرم الحرام

یادگار اسلاف فضیلۃ الشیخ امام محمد شمس الرحمن صدیقی نورانی — جمعیت مشائخ اہلسنت پاکستان

صاحبزادہ امام محمد ریحان المصطفیٰ الحجازی المدنی — عالمی مجلس تفہیم دین

الحجازی گرافکس — ALHIJAZIGRAPHICS — alhijazigraphics9@gmail.com — 0315 3371474

ترجمانِ نبی ہم زبانِ نبی
جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام



فارقِ حق و باطل امامُ الہدیٰ
تیغِ مسلولِ شدّت پہ لاکھوں سلام